بسم اللہ الرحمن الرحیم

پینٹ شرٹ پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کام پر نماز کا وقت ہوجائے تو پینٹ شرٹ وغیرہ کام والے کپڑوں میں وہیں نماز پڑھ سکتے ہیں یا پھر بعد میں گھر آکر پڑھ لیں، کیونکہ کام غیر مسلموں کی جگہ پر ہوتا ہے؟

جواب

نماز نہایت اہم عبادت ہے اور اسے اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا بحکم قرآنی فرض ہے، کسی بھی نماز کو بلاعذرِ شرعی قصداً اس کا وقت گزار کر پڑھنا حرام اور سخت گناہ کبیرہ ہے، لہٰذا اگر معلوم ہے کہ گھر جا کر نماز پڑھنے کی صورت میں نماز کا وقت نکل جائے گا تو ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ کام کی جگہ پر ہوں یا کہیں اور، لازم ہے کہ نماز کا اہتمام کرکے وقت کے اندر نماز ادا کی جائے، پینٹ شرٹ پہنے ہوئے ہونا یا غیر مسلموں کی جگہ پر کام کرنا نماز چھوڑنے کے لیے کوئی عذر نہیں۔

پینٹ شرٹ وغیرہ کام والے کپڑے پاک ہوں اور کامل سترِ عورت کر رہے ہوں تو ان میں نماز درست ہے۔ کام کاج کا لباس اگر میلا قسم کا ہو تو اس کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ نماز میں کراہت تنزیہی آتی ہے، لیکن اگر اچھے کپڑے میسر نہ ہوں تو یہ کراہت بھی نہیں۔ رہا غیر مسلموں کے ہاں کام کی جگہ پر نماز پڑھنا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں؛ کہ ساری زمین ہمارے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہے، نیز جب تک کسی جگہ پر نجاست لگی ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو، اسے پاک ہی سمجھا جائے گا؛ کہ نجاست کے معاملے میں محض شک اور وہم کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔ (پارہ 5، سورۃ النساء4، آیت 103)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”نحن نعلم قطعا ان المولی سبحنه وتعالی کما امرنا بالصلاۃ امرنا بایقاعھا فی وقتھا وحرم اخراجھا عنه لا لعذر فالکل مقصود عینا، قال سبحنه: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ [النساء: 103] وقال عزوجل: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ [البقرة: 238] وقال تعالی: ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ (۴) الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (۵)﴾ [الماعون: 4-5] وھم الذین یؤخرونھا حتی یخرج وقتھا سماھم مصلین وجعل لھم الویل لاخراجھم ایاھا عن وقتھا فکان الوقت مقصودا عینا“ (ہمیں قطعی طور پر معلوم ہے کہ مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ نے جس طرح ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح ہمیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ نماز کو اس

کے مقررہ وقت کے اندر ادا کریں اور بغیر کسی عذر کے اس وقت سے باہر لانا حرام فرمایا ہے تو (یہ) سب ہی مقصود بالذات ہے۔
ارشاد ہے: "بے شک نماز ایمان والوں پر وقت باندھا ہوا فریضہ ہے۔" اور ارشاد ہے: "نمازوں اور بیچ والی نماز کی حفاظت کرو۔" اور فرمایا ہے: "تو ویل (خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔" یہ وہی لوگ ہیں جو نماز اس حد تک مؤخر کرتے ہیں کہ اس کا وقت نکل جاتا ہے، انہیں نمازی کہا، ساتھ ہی ان کے لیے وَیل بھی قرار دیا، اس لیے کہ وہ نماز وقت سے باہر ادا کرتے ہیں، تو خود وقت بھی مقصود بالذات ہوا۔ (ت" (فتاوی رضویہ، جلد3، صفحہ 458-459، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "جو ایک وقت کی نماز بھی قصداً بلاعذر شرعی دیدہ و دانستہ قضا کرے، فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق جہنم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد5، صفحہ 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1423ھ/2001ء) لکھتے ہیں: "پینٹ کا استعمال اب بالکل عام ہو چکا ہے، ہندو و مسلم ہر کوئی اس کو استعمال کرتا ہے، کسی قوم کے ساتھ خاص نہ رہا، اس لیے اگر پینٹ ایسا ڈھیلا ہو کہ نماز ادا کرنے میں دشواری نہ ہو، تو اسے پہن کر نماز جائز ہے۔" (فتاوی فقیہ ملت، جلد1، صفحہ 179، شبیر برادرز، لاہور)
صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ 630-631، مکتبۃ المدینہ، کراچی)
صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، مشکوۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: واللفظ للبخاری: وجعلت لي الأرض مسجدا وطهورا فأيما رجل من أمتي أدركته الصلاة" ترجمہ: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:) اور میرے لیے ساری زمین کو نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنایا گیا، پس میری امت کے جس کسی شخص کو جہاں نماز (کا وقت) آپہنچے تو وہیں نماز پڑھ لے۔ (صحیح البخاري، أبواب المساجد، جلد1، صفحہ 128، حدیث 328، دار ابن کثیر، دمشق)
امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "نماز ہر پاک جگہ ہو سکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو، اگرچہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ 465، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "جس جگہ کی پاکی ناپاکی تحقیق نہیں، وہ پاک ہی ہے، یہاں تک کہ اس پر نماز جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 181، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "طہارت و نجاست ظاہری میں شرع مطہر کا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ احتمال سے نجاست ثابت نہیں ہوتی، جس خاص شے کی نجاست معلوم ہو وہی خاص نجس و حرام ہے وبس۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 558، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FAM-1195

تاریخ اجراء : 25 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/13 مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net